قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 30 جون 2021ء | 19 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:154

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُطۡلُبُوۡا الۡعِلۡمَ مِنَ الۡمَھۡدِ اِلَی اللَّحۡدِ

(کشف الظنون جلد 1 صفحہ 52)

پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک علم حاصل کرتے رہو۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

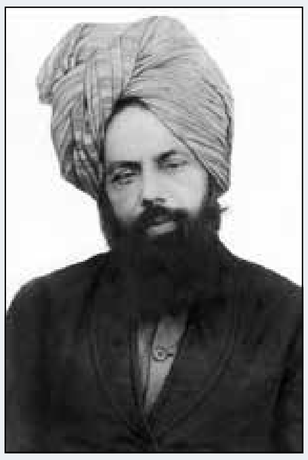

دینی اور دنیاوی علوم میں فرق

’’جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور اُن کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو، ظالم ہو وہ اُن کو حاصل کرسکتا ہے چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پالیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک اُن کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَھَّرُوۡنَ۔ (الواقعۃ:80) پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اُسے وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اُٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دُور ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 226-227۔ ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ کَذٰلِکَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۹﴾

(فاطر: 29)

ترجمہ: اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطۡلُبُوۡا الۡعِلۡمَ مِنَ الۡمَھۡدِ اِلَی اللَّحۡدِ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں علم کی۔ پھر اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگالیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ اور آپؐ عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپؐ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بھی آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔ پھر گزشتہ تاریخ کا علم دیا، آئندہ کی پیش خبریوں سے اطلاع دی لیکن پھر بھی یہ دعا سکھائی کہ یہ دعا کرتے رہیں کہ رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا۔ بہرحال ہر انسان کی استعداد کے مطابق علم سیکھنے کا دائرہ ہے اور اس دعا کی قبولیت کا دائرہ ہے۔ وہ راز جو آج سے پندرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائے آج تحقیق کے بعد دنیا کے علم میں آرہے ہیں۔ یہ باتیں جو آج انسان کے علم میں آرہی ہیں اس محنت اور شوق اور تحقیق اور لگن کی وجہ سے آرہی ہیں جو انسان نے کی۔

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- سلطان القلم کی اک سپاہی (منظوم)
- انبیاء آئینہ کا حکم رکھتے ہیں (حضرت مسیح موعودؑ)
- برازیل میں رمضان اور عید کے پروگرام
- جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

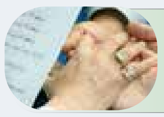

دربارِ خلافت

تقویٰ طہارت میں ترقی کرو (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہوسکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455۔ ایڈیشن 2003ء)

پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے نوجوانوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اُس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو انہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے، اُنہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو۔ تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ (النحل: 129)‘‘ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112۔ ایڈیشن 2003ء)

پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ گزشتہ تقریباً سوا صدی سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر ایک یہی مشاہدہ کر رہا ہے، یہی ہم نے دیکھا ہے کہ دشمن نے ہمارے چند پیاروں کی زندگی تو گو ختم کر دی اور ہمارے مالوں کو تو بے شک لوٹا ہے، اس کے بدلے میں اس دنیا سے جو جانیں رخصت ہوئیں اُن کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی زندگی مل گئی۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہوگئیں جو دائمی زندگی پانے والے لوگ تھے اور انفرادی طور پر بھی مال کی کمی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ آپ میں سے بہت سارے یہاں بیٹھے ہیں جو اس چیز کے گواہ ہیں اور جماعتی طور پر بھی اس قربانی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے اس کا تو کوئی حساب اور شمار ہی نہیں ہے۔ پس اگر ہمیں فکر ہونی چاہئے تو دشمنوں کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری طرف سے کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا دشمن سے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔ مخالفین کے اتنے شور شرابے کے باوجود، صرف مقامی

بقیہ صفحہ 7 پر

سلطان القلم کی اک سپاہی

میں سلطان القلم کی اک سپاہی
مری دولت قلم کاغذ سیاہی
کتب خانہ درونِ قلب قائم
بنی اُستاد آہِ سحر گاہی
سر عرش معلّٰی میرا ہادی
مرا حافظ ہے خود عالم پناہی
مجھے حق نے عطا کی کامرانی
مرے دشمن کو ناکامی تباہی
میری منزل رضائے ربِّ رحماں
کوئی اس کے سوا دولت نہ چاہی
میں ہوں شاہِ جہانِ فکر و احساس
فقیری میں ملی ہے بادشاہی
کیا سنگسار نااہلوں نے مجھ کو
یہ کافی ہے ثبوتِ بے گناہی
نہیں ہے پیش منظر جب وہ ہستی
تو پس منظر سیاہی در سیاہی
لپک کر گود میں بھرتی ہے منزل
طلب میں اُس کی جب نکلے ہیں راہی
قلم سے کام لوں اور اس سے مقصد
فقط تیری رضا ہو یا الٰہی

(امۃ الباری ناصر۔امریکہ)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ مُنۡزِلَ الۡکِتَابِ سَرِیۡعَ الۡحِسَابِ اِھۡزِمِ الۡاَحۡزَابَ اِھۡزِمۡھُمۡ وَزَلۡزِلۡھُمۡ

(صحیح بخاری کِتَابُ الدَّعَوَاتِ بَابُ الدُّعَآءِ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ حدیث: 6392)

ترجمہ: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے! احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو، غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست دے دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔

یہ سید و مولیٰ امام الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی غزوہ احزاب کے موقع پر پڑھی جانے والی دعا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

دیانتداری کا اسلامی معیار

چند روز قبل میرے بیٹے ایک میگا سپر اسٹور سے Weekly خرید وفروخت کرنے گئے۔ جب وہ تمام گراسری (Grocery) اکٹھی کر کے cash counter پر آئے جس میں زیتون کا کوکنگ آئل بھی تھا جس پر قیمت کا Tag نہیں لگا تھا۔ جب کاؤنٹر پر موجود خاتون نے ڈبہ پر قیمت دیکھنے اور تلاش کرنے کی کوشش کی تو اُس کی نظر اس ڈبہ کے ڈھکنے پر بھی پڑی جو Expiry Date کے بغیر تھا۔ اس خاتون نے میرے بیٹے سے کہا کہ وہاں سے اور ڈبہ لے آؤ۔ بیٹے نے جواب دیا۔ وہاں تین مزید ڈبے ہیں ان پر بھی Tag نہیں ہے۔ خاتون نے بیٹے سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ Sorry,unfortunately I can't sell it to you because the expiry date is not mentioned on the products اور ساتھ ہی ڈیوٹی مینیجر کو بلوا کر باقی تین ڈبے بھی چیک کروائے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ ان پر بھی expiry date درج نہیں۔ مینیجر سے کہا کہ فوراً شیلف سے تمام ڈبے ہٹوا دو اور متعلقہ کمپنی کو واپس کر دو۔

Expiry date کی stamp کے بغیر کوئی product اس اسٹور پر فروخت نہ ہو گی۔

کہنے کو یہ ایک معمولی اور قابل التفات واقعہ بھی نہیں۔ مگر مجھے اس واقعہ نے چونکا دیا اور کچھ لمحے کے لیے دھیان ایشین مسلم ممالک میں ہونے والی تجارت کی طرف گیا جہاں تجارت میں جھوٹ، دھوکہ اور فریب دہی عام ہے۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان میں ایک میگا سپر اسٹور پر expiry dates تبدیل کرنے کا اسکینڈل سامنے آیا تھا۔ یہ طریق تو عام ہے۔ فروٹ لینے جائیں تو داغی فروٹ الٹا کر کے رکھے ہوئے ہیں وہ ساتھ ملا دیتے ہیں بلکہ داغی فروٹ کو شاپر میں الگ کر کے رکھا ہوا ہوتا ہے اور کمال ہاتھ کی صفائی سے نیا شاپر رکھ لیتے ہیں اور داغی فروٹ والا شاپر ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔ جبکہ قیمت میں کمی کرنے کا رواج نہیں۔

چند سال قبل ہم کچھ دوست ایک شوگر مل پر چینی بننے کا process دیکھنے گئے۔ جہاں مجھے بتلایا گیا کہ جب آڑھتی ٹرالیوں میں گنا بھجواتے ہیں تو بعض آڑھتی اس کے اندر منوں وزنی مٹی کے ڈھیلے چھپا دیتے ہیں جو ٹرالی کے وزن میں آجاتے ہیں اور دھوکے اور فریب سے وہ اس مٹی کو بھی گنے کے بھاؤ بیچ جاتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے اب کاٹ کا سسٹم جاری کیا ہے۔

ہمارے اسلامی ممالک میں بعض لوگ حج کا پاکیزہ فریضہ صرف اپنی تجارت کو فروغ دینے اور چمکانے کے لئے ادا کرتے ہیں۔ یہی دھوکہ دہی، جھوٹ اور فریب دہی کی وجہ ہے کہ یورپین ممالک، اسلامی ممالک سے تجارت نہیں کرتے یا یوں کہنا چاہئے کہ یہاں یورپ میں بڑے بڑے اسٹورز پر انڈیا کی products سے شیلف بھرے پڑے ہوتے ہیں۔ وہاں اسلامی ممالک کی products نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔ ہمارا پیارا ملک کئی لحاظ سے ساری دنیا میں اپنی پہچان بنا سکتا ہے۔ جیسے خوشبودار باسمتی چاول جو پاکستان میں پیدا ہوتا ہے وہ دنیا کی باقی جگہوں پر نہیں ہوتا۔ لیکن ہمیں یورپین ممالک میں ہندوستان کے چاول دستیاب ہوتے ہیں۔

جبکہ یہاں یورپ میں اس حد تک دیانتداری ہے کہ اگر کسی product کی expiry date قریب آرہی ہو تو اُسے باہر نمایاں جگہ پر رکھ کر کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں اور over date اشیاء کو dump کروا دیتے ہیں اور انسانیت سے نہیں کھیلتے۔

یہی مبارک طریق ہمارے پیارے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا۔ ایک دفعہ آپ بازار میں نکلے اور سڑک کے کنارے پڑے غلّہ میں اپنا دست مبارک ڈال کر چیک کیا کہ اوپر والی سطح پر دکھاوے کے لئے اچھی اور عمدہ فصل ڈالی ہو اور اندر ناقص نہ ہو۔ اس ڈھیر میں اندرونی سطح پر گیلی فصل پا کر آپؐ نے فرمایا: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا کہ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک دفعہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا راہ چلتے کسی سے اونٹ کا سودا ہو گیا۔ سوداگر کے پاس اتنی قیمت موجود نہ تھی جو سودے میں طے پائی تھی۔ وہ یہ کہتے ہوئے اونٹ اپنے ساتھ لے گیا کہ میں ابھی بقیہ رقم لے کر آتا ہوں۔ انسانی وصف میں بھول چوک کا عنصر تو رہتا ہے۔ وہ سوداگر گھر جا کر رقم دینی بھول گیا۔ تیسرے دن اُسے یاد آیا تو وہ رقم لے کر حاضر ہوا تو ہمارے رسول خدا اُسی جگہ کے اردگرد موجود تھے۔ اس سوداگر کی تاخیر پر صرف یہ فرمایا کہ آپ نے بلاوجہ مجھے تکلیف دی۔ اس واقعہ میں آنحضور ﷺ کو کسی بقیہ رقم کا لالچ نہ تھا۔ ہاں اگر کسی بات کا پاس تھا تو وہ عہد و پیمان کا تھا جو سوداگر یہ باندھ کر گیا تھا کہ انتظار کریں میں بقیہ رقم لے کر آتا ہوں۔

قارئین کرام کو یاد ہو گا کہ کچھ عرصہ قبل خاکسار کا ایک کالم بعنوان ’’مسلمان اور اسلام‘‘ شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک غیرمسلم کا یہ قول پیش کیا تھا کہ ’’اگر اسلام کو دیکھنا ہے تو مغربی ممالک میں دیکھیں اور اگر مسلمان دیکھنے ہوں تو اسلامی ممالک میں دیکھیں۔‘‘

وہ اسلامی اخلاق جو آج سے 1400 سال قبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دور میں نظر آتے تھے، جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے آج اُن کا اکثر حصہ مغربی ممالک میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ خاکسار اس پر کئی آرٹیکلز لکھ چکا ہے۔ جن میں یہ واقعہ بھی درج تھا۔ جس کا میں خود عینی شاہد ہوں کہ ایک سُپر اسٹور پر ایک دوست کاؤنٹر پر خریدی ہوئی اشیاء کی payment کر رہے تھے۔ کاؤنٹر پر موجود خاتون نے قیمت وصول کر کے خریدار سے کہا کہ یہ بوتل leak کر رہی ہے، اسے آپ میرے پاس رہنے دیں آپ وہاں سے نئی لے لیں۔ خاتون نے اس بوتل کو ضائع کروا دیا۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’مجھے بھی ایک شخص جو چاول کے کاروبار میں تھے، بتانے لگے کہ ہم پاکستانی اچھا باسمتی چاول جب باہر بھیجتے ہیں تو اُس میں دوسرا کم درجے کا لمبا چاول کس طرح شامل کرتے ہیں اور وہ طریق کار یہ ہے کہ ایک لوہے کا آٹھ نو انچ کا ٹین کا پائپ ہوتا ہے، اُس کو بیگ کے درمیان میں رکھتے ہیں اور اُس پائپ کے اندر کم درجے کا چاول بھرتے ہیں اور اس کے ارد گرد اعلیٰ کوالٹی کا چاول بھیجتے ہیں۔ اور باہر سے جب وہ دیکھتے ہیں تو اعلیٰ کوالٹی ہوتی ہے، باسمتی چاول ہوتا ہے، اور کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ جب پائپ اُس کے بعد نکال لیتے ہیں وہ مکس (Mix) ہو جاتا ہے، یہ بھی نہیں خیال ہوتا کہ اندر کوئی چیز پڑی ہے۔ چاول بہرحال چاول ہے۔ تو کاروباروں کی یہ حالت ہے۔ اسی وجہ سے ایک عرصہ پہلے سے ہندوستانی مارکیٹ نے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ ہندوستان کا چاول پاکستان سے کم کوالٹی کا ہے۔ اور اب شاید کچھ ایکسپورٹر، کیونکہ احمدی بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں، خود بہتر کوالٹی کا لے کر آتے ہوں تو لاتے ہوں۔ نہیں تو اس چوربازاری کی وجہ سے باہر کی مارکیٹ نے پاکستانی ایکسپورٹر سے چاول لینا ہی بند کر دیا ہے۔ ان کو اب پتہ لگ گیا ہے کہ اس طرح یہ دھوکہ دہی ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہندوستانی ایکسپورٹر جو ہے وہی چاول خریدتا ہے، اُس کی گریڈنگ (grading) کرتا ہے اور پھر آگے بھیجتا ہے۔ اور یہ سوچتے ہی نہیں کہ کاروبار میں اس سے برکت بھی نہیں رہتی اور کاروبار بھی ختم ہو گیا۔‘‘

نیز فرمایا:

’’کہاں تو مسلمانوں کے ایمان کا اور امانت اور دیانت کا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے گھوڑے کو بیچنے کے لئے بازار میں لایا اور کہا کہ اس کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ اور ایک دوسرے صحابی نے اُسے دیکھا اور پسند کیا اور کہا کہ میں اُسے خریدوں گا، یہ مجھے پسند ہے لیکن اس کی قیمت پانچ سو درہم نہیں ہے۔ وہ آدمی سوچتا ہے کہ شاید کم بتائے بلکہ بالکل الٹ فرمایا کہ یہ ایسا اعلیٰ گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہونی چاہئے۔ اس لئے میرے سے دوہزار درہم لے لو۔ اب بیچنے والے اور خریدنے والے کی بحث چل رہی ہے۔ بیچنے والا پانچ سو درہم سے اوپر نہیں جارہا اور خریدنے والا دوہزار درہم سے نیچے نہیں آرہا۔‘‘

(ماخوذ از المعجم الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ 334-335 ابراہیم بن جریر عن ابیہ حدیث 2395 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

(خطبہ جمعہ 2 اگست 2013)

پس آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس اسلامی تعلیم اور اخلاقیات کی اس حد تک تشہیر کریں کہ ہم اپنے آپ کو 1400 سال قبل کے مبارک دور میں محسوس کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا کرے کہ وہ اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیاری اور حسین تعلیم پر اُسی جذبے سے عمل کرنے والے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ابوسعید)

انجینئر محمود مجیب اصغر

عظمت و جلالیت شان ختم الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’...تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو‘‘

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 280-279 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوری شان سے اس فریضہ کو نبھایا آپ نے اردو، عربی، فارسی کلام نظم و نثر میں عجیب عجیب انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالیت شان بیان فرمائی ہے جسے پڑھ کر یا سن کر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
اس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

خلافت علیٰ منہاج نبوت

آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت جاری فرما کر اس عہد کو آپ کے جانشینوں کے ذریعے جاری رکھنے کا دائمی انتظام فرما دیا۔

اس سلسلہ میں بطور نمونہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کچھ پر زور تحریریں پیش کی جاتی ہیں

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ

عظمت و شان بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

’’پس جماعت کو یہ نہ بھولنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ دنیا میں توحید کو قائم کیا جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا جائے‘‘

(انوار القرآن جلد سوم صفحہ 473)

’’قرآن کریم نے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ہم سے کیا تعارف کروایا ہے...ایک طرف ہمیں یہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں دیگر جو بشر ہیں ان کی طرح... محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان نہ کسی ماں نے ویسا بچہ جنا اور نہ جن سکتی ہے اتنی عظمتوں والے انسان کے منہ سے قرآن کریم نے یہ کہلوایا قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ.....

ایک دوسری حقیقت یہ بیان کی کہ قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ (المائدہ:16) اور آپ کو سِرَاجًا مُّنِیۡرًا (الاحزاب: 47) کہا یعنی ایک چمکتا ہوا سورج اور کہا کہ آپ مظہر اتم الوہیت ہیں اور جو کامل نور ہے جو کامل طور پر دنیا کو روشن کرنے والا سورج ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مظہر اتم الوہیت ہو اور جو مظہر اتم الوہیت ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق یہ اعلان ہو کہ لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ (موضوعات کبیر زیر حرف لام)

یہ دو حقیقتیں ہیں جو ایک ہی وجود میں پائی جاتی ہیں...قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں یہ اعلان کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اسوہ کی شکل میں بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا گیا ہے کیونکہ اگر یہ ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہیں بلکہ سپر مین superman ہیں اور بشر سے کوئی بلند و بالا چیز ہیں تو انسان کہتا کہ میں عاجز انسان ایک ایسی ہستی کی جو بشر سے کہیں بالا ہے، پیروی کیسے کر سکتا ہوں وہ میرے لئے اسوہ کیسے بن سکتی ہے تو بشر کہہ کے آپ کو اسوہ بنایا اور نور کہہ کے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا کیونکہ کامل نور مظہر اتم الوہیت ہے ویسے اصل نور تو اللہ ہے۔

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (النور:36) لیکن اللہ کے بعد مخلوق میں سے جو کامل نور کی حیثیت سے دنیا کی طرف آیا وہ خاتم الانبیاء ہے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بشر ہونے کے لحاظ سے مختلف ہے......نور ہونے کی حیثیت سے آدم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء سے نور حاصل کیا لیکن بشر ہونے کے لحاظ سے چونکہ آپ نے اس دنیا میں زندگی بعد میں گزاری اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام کے لئے اسوہ تو نہیں بن سکتے تھے آدم نے تو آپ کی شان دیکھی ہی نہیں ہزاروں سال کے بعد آپ کی پیدائش ہوئی لیکن بعد میں آنے والی امت کے لئے بشر ہونے کے لحاظ سے آپ اسوہ ہیں اور یہ اسوہ قیامت تک کے لئے ہے۔

اور نور ہونے کے لحاظ سے لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ کا نعرہ لگایا گیا اور اس سارے جہان میں جہاں بھی ہمیں نور نظر آتا ہے انسان کے اندر یا دوسری مخلوق میں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کے طفیل نظر آتا ہے انبیاء نے بھی نور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حاصل کیا اور ذہنوں نے نور فراست بھی وہیں سے حاصل کیا اور درختوں نے نور روئیدگی بھی وہیں سے حاصل کیا اور گھوڑے اور بیل اور یہ جو جانور ہیں انہوں نے نور خدمت بھی وہیں سے حاصل کیا اس لئے کہ یہ جو آپ کا مقام نور ہونے کا ہے اس کے نتیجے میں آپ کو لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ.. کہا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات کا منصوبہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے بنایا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور اپنے بعد نور کامل کے طور پر پیدا کرنا چاہتا تھا اگر حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کامل نور انسانی یعنی انسان بھی اور کامل نور بھی، نہ بنایا ہوتا تو یہ کائنات نہ بنائی جاتی اور اگر یہ کائنات نہ پیدا کی جاتی تو پھر نہ درختوں کا نور ہوتا، نہ حسینوں کے حسن کا نور، نہ کام کرنے کے حسن عمل کا نور، نہ نبیوں کا نور یا مقربین الٰہی کا نور کوئی نور ہوتا ہی نہ۔ تو اس کائنات کی تخلیق کا منصوبہ نور ہے یہ نور ہے جس کے متعلق انسان کو کہا گیا کہ وہ تمہیں بلاتا ہے تم لَبَّیۡکَ کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑو کیونکہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہیں زندگی دے اور اس کائنات میں جو سب سے حسین نور اور سب سے اچھا نور ہمیں نظر آتا ہے وہ زندگی کا نور ہے یعنی وہ نور جو الحی القیوم کے ساتھ وابستگی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا اور اس کے نتیجے میں یہ نور کا مقام ہے خاتم الانبیاء مقام کا نور کامل کا مقام ہے اور آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر ایک لاکھ بیس ہزار نبی آئے تو ایک لاکھ بیس ہزار نبی نے اور اگر دوسروں کے نزدیک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی نے اس نور سے نور لیا اور خاتم الانبیاء کے نتیجہ میں آدمؑ نبی بنے اور نوحؑ نبی بنے اور موسیٰؑ نبی بنے اور عیسیٰؑ نبی بنے اور ابراہیم علیہم السلام نبی بنے اگر اس کائنات میں یہ نور نہ ہوتا یعنی پلینڈ planned نہ ہوتا اس کا منصوبہ نہ ہوتا تو نہ آدم کی ضرورت تھی نہ نوح کی نہ ابراہیم کی نہ موسیٰ کی نہ عیسیٰ علیہم السلام کی۔ کسی کی بھی ضرورت نہیں تھی پہلوں نے بھی خاتم الانبیاء سے نور لیا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کیا اور بعد میں آنے والوں نے بھی قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء سے نور لیا یا لیں گے اور خدا تعالیٰ کے قرب کے مدارج ان کو ملیں گے۔‘‘

(انوار القرآن جلد دوم صفحہ 454 تا 456)

’’تمام انسانوں میں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفت ہے جن کے لئے یہ ساری مخلوق ظہور پذیر ہوئی آپ انسانیت کا نچوڑ اور جوہر کامل ہیں آپ کو انسانیت کا کمال حاصل ہوا مگر غرض ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپ کی علو شان کا اظہار کر سکیں‘‘

(انوار القرآن جلد دوم صفحہ 375،376)

مبارکہ شاہین۔ جرمنی

بہت ہی پیاری جرمن قوم

جرمنی میں باضابطہ جماعت احمدیہ کے مشن کا آغاز 1922ء میں ہوا۔ لیکن اس سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی کئی لوگ احمدیت سے متعارف ہو چکے تھے۔ 1907ء میں ایک جرمن خاتون مسز کیرولائین نے جرمنی کے شہر پاسنگ سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک خط لکھ کر آپ سے عقیدت کا اظہار کیا۔ یہ خط 14مارچ 1907ء کو اخبار بدر میں ’’جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط‘‘ کے عنوان کے تحت شائع ہوا۔ وہ خاتون اپنے خط میں تحریر کرتی ہیں:۔’’میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے۔ بمقام قادیان علاقہ کشمیر۔ ملک ہند) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں۔ اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط، بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سُنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہند مسیح کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے اس کے واسطے میں آپ کو مبارک باد کہتی ہوں۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوئی اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کی مجھے تحریر فرمادیں۔ اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمادیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کرسکتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں۔‘‘

مسز کیرولائین

خاکسار نے اپنے پہلے ایک مضمون میں جو کہ روزنامہ ’’گلدستہ علم و ادب‘‘ آن لائن لندن اور سہ ماہی رسالہ ’’خدیجہ‘‘ جرمنی کی زینت بن چکا ہے۔ میں نے اپنے جرمنی کے ابتدائی گیارہ سالوں کے کچھ حالات جب کہ ہم صوبہ لائن لینڈ فائر کے ایک چھوٹے سے گاؤں میولن باخ میں رہتے تھے تحریر کیے تھے۔ ایم ٹی اے کی برکتیں بھی وہاں سے شروع ہوئیں جو الحمد للہ آج بھی مل رہی ہیں۔ ہمارا ڈش انٹینا بھی آج تک ہمارے اس گھر پہ لگا ہوا ہے۔ کافی جاننے والیوں نے وہ مضمون پڑھا تو بیان کیا کہ ان کے ساتھ بھی ایسے ہی ملتے جلتے حالات تھے۔ ماشاء اللہ

گاؤں میں اردگرد رہنے والوں سے تعلقات ہوتے تھے، تبلیغی نشستیں ہوتی تھیں۔ کچھ ماہ قبل اپنے اسی پُرانے گاؤں کے برگر ماسٹر صاحب کی بیگم سے فون پر بات ہوئی تو اور باتوں کے علاوہ کہنے لگیں کہ آپ لوگوں نے جو قرآن دیا تھا وہ آج بھی میرے پاس موجود ہے۔ اور میں کبھی کبھی بائبل کے ساتھ اُسے بھی پڑھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کے نور سے سب دنیا کو منور فرمادے (آمین)۔

یہاں پر ہماری مختصر سی جماعت ’’خم سیل‘‘ تقریباً پچاس کلو میٹر کے ایریا پر پھیلی ہوئی تھی۔ اکثر کو تنہائی کا احساس بھی ہوتا تھا۔ رشتہ دار بھی قریب نہ تھے۔ جماعت کے پروگرامز میں شامل ہونے کے لئے کافی سفر کرنا پڑتا تھا۔ سب فیملیز تقریباً چھوٹے چھوٹے گاؤں میں ہی رہتی تھیں۔ جب کیس پاس ہوئے تو تقریباً سبھی کا رجحان تھا کہ کسی بڑے شہر میں چل کر رہا جائے۔ چند ہی سالوں میں گیارہ میں سے نو فیملیز دوسرے شہروں میں آباد ہوگئیں۔

ہم نے بھی سوچا کہ ہمیں بھی کسی بڑی جماعت کے قریب چلے جانا چاہیے۔ تا کہ سہولت سے پروگراموں میں شامل ہوسکیں۔ میری والدہ صاحبہ اور کچھ بہن بھائی ہنز ہائم جماعت میں تھے۔ یہاں اچھی خاصی بڑی جماعت تھی۔ سو یہی طے پایا کہ ہنز ہائم یا اس کے آس پاس کی جگہ کوئی گھر ڈھونڈا جائے۔ یہاں ہمیں نیشنیلٹی بھی مل چکی تھی۔ پہلے میاں صاحب نے اس علاقہ میں ایک سیکورٹی کی فرم میں نوکری ڈھونڈی۔ مکان ڈھونڈنے میں کافی مشکلات آئیں۔ بچے ویسے بھی اپنے گاؤں سے کافی مانوس تھے۔ وہ چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ بہر حال اللہ کر کے ایک بہت خوبصورت تقریباً نیا بنا ہوا چار کمروں کا فلیٹ ہمیں کرائے پہ مل ہی گیا۔ سامان کافی کچھ ساتھ لائے، کافی نیا بھی خریدا اور الحمد للہ گھر سیٹ ہوگیا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں ہی تھا جس کا نام Alsbach تھا۔ یہاں بھی کوئی احمدی فیملی نہیں تھی، لیکن دونوں طرف 8,10 کلو میٹر کے فاصلہ پہ دو بڑی جماعتیں ہیپن ہائم اور فنگ شٹڈ تھیں۔ ہم نے اپنی تجنید فنگ شٹڈ جماعت میں کروالی۔ یہاں پر جماعت کا سینٹر تھا۔ نمازِ جمعہ اور باجماعت نمازیں پڑھنے بھی ہم روز جاتے۔ خم سیل میں خاکسار کو جنرل سیکرٹری اور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ فنگ شٹڈ مجلس میں بھی آنے کے کچھ ماہ بعد انتخابات تھے۔ خاکسار صدر لجنہ منتخب ہوئی اور تقریباً سات سال تک یہ خدمت نبھانے کی توفیق ملی۔ فنگ شٹڈ بہت ہی پیاری اور فعّال جماعت تھی۔ لجنہ ممبرات بہت تعاون کرتیں۔ نماز جمعہ اور اجلاسات پر بھرپور حاضری ہوتی۔ چندہ جات میں بھی ممبرات نے بہت قربانی کی توفیق پائی۔ الحمد للہ۔ صدر صاحب حلقہ مکرم ثناء اللہ صاحب بھی ہم سے بہت تعاون کرتے۔ اولڈ ہومز کے دورے کرتے، جن کی خبریں اخبار میں چھپتیں۔ سیکرٹریان تبلیغ کے بعد دیگرے مکرمہ ثمینہ شاہ صاحبہ، مکرمہ عنبرین شاہ صاحبہ، مکرمہ عائشہ جوئیہ صاحبہ اور مکرمہ مدیحہ الیاس صاحبہ رہیں۔ چاروں ماشاء اللہ تبلیغ کے جذبہ سے بھرپور تھیں۔ اور خاکسار کے تبلیغی کاموں میں ہر ممکن مدد کرتیں۔ ثمینہ، عنبرین کیک بنالاتیں اور خاکسار پکوڑے بنا کر لے جاتی۔ باقی ممبرات بھی تعاون کرتیں۔ جوابات دینے کے لئے کبھی مرکز سے کسی کو بلالیتے یا کبھی خود ہی جواب دے دیتے۔ مہمان خواتین اکثر بہت اچھے تاثرات لے کر جاتیں۔ الحمد للہ۔ خاکسار کی بیٹیاں اگرچہ کم عمر تھیں مگر تمام کاموں میں مدد کرتیں۔

کچھ عرصہ بعد ایم ٹی اے کا مرکزی سیمینار نور الدین مسجد، ڈارمشٹڈ میں منعقد ہوا جس میں ہم نے شرکت کی۔ اُس وقت سے بیٹیوں اور خاکسار کو ایم ٹی اے کی مرکزی بورڈ ٹیم میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

رائن لینڈ فالز صوبہ سے ہم صوبہ بدل کر ہیسن میں آگئے تھے۔ ہیسن میں اسکولز کی پڑھائی بچوں کو نسبتاً آسان لگی۔ بچوں کا سکول گھر سے پیدل فاصلہ پہ ہی تھا۔ کھیتوں میں سے گزر کر جانا پڑتا، گاڑی میں تھوڑالمبا راستہ تھا۔ پرائمری اور ہائی اسکول دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ خاکسار بچوں کے اسکول میں جو بھی پروگرام ہوتا، اُس میں شمولیت کرتی۔ Project weeks میں جو مدد کی ضرورت ہوتی وہ بھی ساتھ کرواتی۔ ٹیچرز بچوں کو سیر وغیرہ پر لے کر جاتیں تو وہاں بھی ساتھ جاتی۔ لائبریری میں تقریباً ایک سال رضا کارانہ خدمت کی توفیق پائی۔ کرسمس، ایسٹر اور اپنی عیدوں پہ اسپیشل پاکستانی کھانے بنا کر بھیجتی، جو ماشاء اللہ سب شوق سے کھاتے۔ بچوں کے کلاس ٹیچرز کو قرآن پاک اور دیگر جماعتی لٹریچر دینے کی بھی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔ آمین

یہاں جرمنی میں یہ قانون ہے کہ اگر خاوند کام نہ کر رہا ہو تو وہ بیوی کو کہتے ہیں کہ کام کرے۔ اسی طرح اگر کبھی میرے میاں کام نہ کر رہے ہوتے تو مجھے جاب سینٹر سے خط آجاتا کہ آپ کام کریں۔ اس طرح حکومت نے خاکسار کو چند بہت مفید کورسز اور زبان کا کورس بھی کروایا۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بارہ میں بھی بہت مفید معلومات دیں۔ مختلف جابز کی بھی وہ آفر کرتے۔ ایک تو یہ کہ خاتون خانہ، ہم نے یہی سیکھا تھا کہ کمانا مرد کا کام ہے۔ دوسرے صحت بھی بس پوری پوری تھی۔ پھر مزید یہ کہ اسلامی روایات کے مطابق بچوں کی تربیت کی زیادہ تر ذمہ داری ماں پر ہے۔ اگرچہ ہمارے بچے بہت اچھے ہیں۔ الحمد للہ۔ لیکن بہر حال ہم نے خود ہی ان پر زیادہ ذمہ داریاں نہیں ڈالیں تھیں مگر بوقت ضرورت وہ کام کر بھی لیتے تھے۔ سب کو مسجد کے ساتھ وابستہ کیا، جماعتی پروگرامز میں باقاعدگی سے جاتے، چندوں کی بھی عادت ڈالی۔

جاب سینٹر والوں کو ہم نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم کوئی مشکل یا بھاری کام نہیں کر سکتے۔ ہم نے پاکستان میں کسی زمانے میں بی اے کیا تھا۔ اردو ادب اور سوشل ورک ہمارے مضامین تھے۔ اگر ان کی مطابقت سے کوئی جاب دے سکیں تو مہربانی ہوگی۔ بڑی ہی نفیس طبع اور اکرام ضیف کرنے والی قوم ہے۔ ایک دفعہ متعلقہ محکمہ کی خاتون کہنے لگیں کہ تم نے سکول میں جاب کرنی ہے؟ میں نے کہا ہاں اگر دے دیں گے تو کرلوں گی۔ کہنے لگی فون کروں؟ میں نے کہا ضرور کریں۔ میرے سامنے ہی اُس نے میرے بچوں کے اسکول (ہائی اسکول) میں اسکول کی سیکرٹری یا وائس پرنسپل کو فون کیا۔ اور مجھے کہنے لگی صبح اپنی اسناد وغیرہ اور CV لے کر فلاں وقت اسکول چلی جانا۔ یہ غالباً 2009ء کی بات ہے۔ اسکول سے میری شناسائی تو تھی، دفتر میں گئی بہت ہی گریس فل خاتون Frau Ernst نے میرے سے بہت اچھی طرح سے بات کی اور چند باتیں پوچھنے کے بعد مجھے کچھ دن بعد کام پر آنے کو کہا۔

شروع میں اسکول کچن، پانچویں سے نویں کے بچوں کو ٹیوشن میں مدد، وقفہ کے دوران بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔ میں نے اسکول کو بتایا کہ میں بُرقعہ پہنتی ہوں تو آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں۔ انہوں نے کہا بالکل نہیں۔ میں بے فکر ہوگئی۔ کچھ ماہ بعد پتہ چلا کہ یہاں اسکول میں ایک ٹریننگ روم بھی ہے۔ جہاں ٹیچرز شرارت کرنے والے بچوں کو کچھ دیر کے لئے بھیج دیتے ہیں تا کہ ان کی اصلاح کی جاسکے۔ کچن میں ہی ایک ینگ ٹرینی تھی، اُس نے بتایا کہ وہ وہاں بھی کام کرتی ہے۔ میں نے بھی وہاں کام کرنے کی خواہش کی یا غالباً Frau Ernst نے ہی پوچھا، بہر حال میں نے بھی وہاں کبھی کبھی کچھ گھنٹوں کے لئے کام کرنا شروع کردیا۔

بی اے میں جو سوشل ورک کا مضمون اتفاق سے لیا تھا وہ یہاں خوب کام آیا۔ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ یہ بات یہاں سمجھ آئی۔ میں نے ایف ایس سی کی تھی، آگے ربوہ میں اُس زمانے میں چونکہ بی ایس سی نہیں

تھی تو simple بی اے کر لیا۔ کیا مضمون لیں سمجھ نہیں آرہی تھی، سوچ سوچ کر سوشل ورک اور اردو ادب لے لیا۔ اردو ادب مسز امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ نے بہت خوب پڑھایا۔ سوشل ورک مسز سولنگی صاحبہ پڑھاتی تھیں۔ وہ بھی بہت انجوائے کیا۔ خیر اسی سوشل ورک کی بنیاد پر ٹریننگ روم میں کام مل گیا۔ میرے سے پہلے باقاعدہ ایک اسکول ٹیچر یہاں کام کرتے تھے۔ میرے ساتھ ایک یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ جو کہ پڑھائی کے دوران چند ماہ کا پریکٹیکل کر رہی تھی، وہ بھی کبھی کبھی ہوتی۔ بہت ہی سادہ اور اچھے مزاج کی لڑکی تھی۔ ٹریننگ روم میں آنے والے بچوں کو اچھی طرح سمجھاتی۔ میں بھی ساتھ ساتھ سیکھتی جاتی۔ یہ باتیں ہم تو شروع سے ہی اپنے اجلاسوں اور کلاسوں وغیرہ میں سیکھتے رہتے ہیں۔ کچھ زیادہ مشکل مجھے اس میں پیش نہیں آئی۔ ان بچوں کے نام تاریخ وائز فائل میں درج کرنے ہوتے تھے اور مختصر وجہ کہ یہ کیوں ٹریننگ روم میں آئے۔ میں بہت پیار، محبت، ہمدردی اور دردِ دل سے سمجھاتی۔ بچے بھی مجھ سے مانوس ہو جاتے اور اکثر اچھے موڈ میں کلاس میں واپس جاتے۔ اساتذہ کے ادب کا درس نہیں دیتی۔ بعض اوقات کوئی ٹیچر بھی شاید زیادتی کر جاتے ہوں۔ کچھ دنوں یا ہفتوں کے بعد پرنسپل اور اسکول میں ایک سوشل ورکر بھی تھیں۔ اُن سے بھی تبادلہ خیال ہوتا۔ مجھے ٹریننگ روم کے لئے باقاعدہ ایک کمرہ دیا جاتا تا کہ بچوں سے علیحدگی میں کسی اور کے علم میں لائے بغیر بات ہو۔ ان دنوں ہمارے اسکول کی مرمت ہو رہی تھی۔ پورا اسکول ہی نیا کر رہے تھے۔ کمروں کی کمی بھی تھی لیکن پرنسپل Frau Fohr جو کمرہ اچھا سا تیار ہو جاتا وہ مجھے دے دیتیں کہ ٹریننگ روم کے لئے یکسوئی ضروری ہے۔ تو Frau Shaheen یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک رہے گا۔ میں اللہ کے فضل پہ حیران رہ جاتی۔

ٹریننگ روم میں بہت زیادہ بچے نہیں آتے تھے، کبھی ایک، کبھی دو، کبھی تین، بہت ہی کم ایسا ہوا کہ سات آٹھ بچے آگئے ہوں۔ کئی دفعہ مجھے فارغ بیٹھے بوریت ہو جاتی۔ میں نے وہاں پہ قرآن پاک اور جماعتی کتب بھی الماری میں رکھ لی تھیں۔ جن کا فارغ وقت میں مطالعہ کرتی رہتی۔ اکثر تو قرآن کریم ترجمہ سے پڑھتی۔ کوئی بچہ آجاتا تو قرآن پاک سائیڈ پر رکھ دیتی اور اس کے جانے کے بعد دوبارہ پڑھتی رہتی۔ کچھ مضامین بھی ''خواتین مبارکہ'' کے بارہ میں اُس زمانہ میں لکھے۔

پرنسپل مسز فیوہر ماشاء اللہ بہت ہی اچھی، سلجھی ہوئی، باادب، زیرک معاملہ شناس خاتون تھیں۔ میرا حد سے زیادہ خیال رکھتیں، مجھے خود حیرت ہوتی اس بات پر۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء۔ ورنہ میں کیا اور میری اوقات کیا۔ ایک دن ٹریننگ روم میں میرے پاس آئیں اور فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ کو وقفہ کے دوران اسٹاف روم میں آکر بیٹھنا چاہیے۔ تاکہ ٹیچرز کو بھی پتہ چلے کہ ٹریننگ روم میں کون کام کر رہا ہے اور وہ بچوں کو کس کے پاس بھیج رہے ہیں اور اگر ضروری ہو تو آپ تبادلہ خیال بھی کر سکیں۔ پھر فرمانے لگیں بہتر ہوگا کہ آج سے ہی شروع کر دیں۔ پہلے تو میں کچھ ہچکچائی مگر پھر ساتھ ہی حامی بھر لی کہ زیادہ سوچنے سے بہتر ہے کہ کام کر لیا جائے۔ ساتھ ہی میں نے درخواست کی کہ میں مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتی۔ آپ میرا تعارف کروا دیں تو پلیز ساتھ ہی یہ بات بھی کہہ دیں۔ بلا استثناء انہوں نے حامی بھری اور اسٹاف روم میں ساتھ لے جا کر میرا سب سے تعارف کروایا۔ الحمد للہ کافی اچھا وقت گزرا۔ عام طور پر ایک میز پر خواتین ٹیچرز ہوتی تھیں۔ میری بھی کوشش ہوتی تھی کہ فوراً جا کر اُس میز پہ ہی بیٹھوں۔ عید کے مختلف تہواروں کے موقع پر اور خاص طور پر اپنی عیدین کے موقع پر میں پکوڑے، سموسے اور کباب وغیرہ بنا کر لے جاتی۔ جو سب ٹیچرز بے حد شوق سے نوش فرماتے اور ترکیب اور اجزا پوچھتے۔ وہاں پر لٹریچر رکھنے کے لئے میں بھی اکثر کوئی نہ کوئی جماعتی لٹریچر رکھ دیتی۔ ٹیچرز کی لائبریری اور اسکول کی لائبریری میں قرآن پاک اور دیگر کتب رکھوائیں۔

اسکول میں سال میں ایک دو مرتبہ مارکیٹ بھی لگتی تھی، خاکسار اس میں بھی بھرپور تعاون کرتی۔ کبھی پکوڑوں کا، کبھی شالز کا اسٹال لگاتی اور اس کی آمدنی اسکول کو عطیہ کرتی۔ اسکول کے بچے بھی ساتھ اسٹال پر ڈیوٹی دیتے۔ بعد میں اسکول انتظامیہ کی طرف سے ہمیشہ شکریہ کا خط بھی ملتا۔ اکثر ٹیچرز کا روّیہ بھی میرے ساتھ اچھا ہوتا۔ بعض اوقات کسی کسی پہ تعصب کا گمان بھی گزرتا۔ تین سال خاکسار کو بہت اچھے طریقے سے اسکول میں خدمت کی توفیق ملی۔

کچھ عرصہ ٹریننگ روم اسکول کی لائبریری میں منتقل ہو گیا۔ یہ بہت وسیع و عریض لائبریری تھی۔ اس کے ایک کونے میں الماریوں کو کھڑا کر کے ایک جگہ ٹریننگ روم کے لئے مختص کی گئی۔ لائبریری کا دروازہ بھی ساتھ ہی باہر کھلتا تھا۔ اچھا ماحول تھا۔ فارغ وقت میں، میں لائبریرین کے ساتھ دنیا جہاں کے موضوعات پہ باتیں کرتی۔ وہ بھی تقریباً میری ہم عمر ہی خاتون تھیں۔ کچھ وقت کمپیوٹر پر ''الفضل'' پڑھتی رہتی۔ کبھی وہ پوچھتیں کہ کیا پڑھ رہی ہوں تو کوئی اچھی بات اُنہیں بھی پڑھ کر سناتی۔ بہت ہی اچھی اور نائس خاتون تھیں۔ اللہ ان سب کو خوش رکھے۔ آمین۔ لائبریری میں بھی بہت اچھی اچھی کتب تھیں۔ فارغ وقت میں جرمن کتب پڑھنے کی بھی کوشش کرتی۔

یہاں میں جرمن خواتین کے مختلف گروپس میں بھی شامل ہوتی رہی۔ عام بات چیت کے ساتھ ساتھ اکثر و بیشتر اسلام احمدیت کے بارہ میں بھی بات ہوتی۔ الا ماشاء اللہ یہ کُھلے ذہن کے لوگ ہیں۔ بات سُنتے اور سمجھتے ہیں۔ قبول کرنا ہر انسان کی اپنی مرضی ہوتی ہے۔ اسکول کے وائس پرنسپل Herr Vokart اور Frau Wobornik بھی بہت اچھی اور نائس شخصیت کے مالک تھے۔ اکثر ٹیچرز کا رویہ بھی بہت اچھا اور دوستانہ ہوتا۔ کچھ کا درپردہ تھوڑا سا متعصبانہ بھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری بھی خامیاں اور کمزوریاں دور فرمائے، پردہ پوشی فرمائے اور اپنے فضلوں سے ہمیشہ نوازے۔

خاکسار کی جرمن زبان اگرچہ بہت اچھی نہیں، بس مناسب سی ہے مگر یہ اتنے اچھے لوگ ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ حوصلہ افزائی کی اور کبھی میں نے کسی کو اس وجہ سے ہنستے نہیں دیکھا۔ یہ ان کے بڑے پن کی نشانی ہے۔ نسبتاً یہ بہت ہی شرفاء کی قوم ہیں۔ ادب ان کی گھٹی میں ہے۔ صاف دل لوگ ہیں۔ اللہ اس پیاری جرمن قوم کو جس نے ہمیشہ ہم سے اچھا سلوک روا رکھا۔ اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازے۔ اپنے فضل سے اپنے راستوں پہ چلنے والا بنا لے۔ اسلام احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

رپورٹ: نعیم احمد باجوہ۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

جلسہ سیرت النبی ﷺ جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ عشق و وفا کے اظہار اور آپ کی سیرت طیبہ کا علم حاصل کرنے اور اس کی پیروی کرنے کی خاطر جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں ہر سال جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس سہ ماہی کا جلسہ 31 مئی 2021ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت جامعۃ المبشرین برکینا فاسو سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغ مکرم کندا عبدالجلیل صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم اساسو مصطفیٰ نے کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر عزیزم سورے قاسم متعلم درجہ ثالثہ نے رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ پیش کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر درجہ ثالثہ کے طالبعلم عزیزم عمر دیارا نے ''رسول اللہ ﷺ بنی نوع انسان کے لیے عظیم نمونہ'' کے موضوع پر کی۔ عزیزم عمر دیارا نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے خوبصورت واقعات بیان

کر کے اس مضمون کو واضح انداز میں بیان کیا۔ دوسری تقریر درجہ ثالثہ کے طالبعلم عزیزم ویگو یوسف نے ''جماعت احمدیہ کا ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان'' کے موضوع پر کی۔ عزیزم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات سے ختم نبوت کے معنی اور شان کو واضح کیا۔ آخری تقریر مکرم کندا عبدالجلیل صاحب نے ''رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی خوبصورت پاکیزہ زندگی کے حسین پہلوؤں کو واقعات بیان کر کے اجاگر کیا۔

جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول ﷺ کے متعلق واقعات بیان کیے۔ بعد ازاں تمام شاملین جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا خوبصورت قصیدہ یک زبان ہو کر پڑھا اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی۔

رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ مبلغ سلسلہ

برازیل میں رمضان اور عید کے پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال برازیل میں رمضان المبارک اور عید کے بھرپور پروگرام ہوئے اور تمام سرگرمیاں ہوتی رہیں۔ رمضان اور عید کی تاریخوں کے لئے تحقیق کر کے ایک تفصیلی چاٹ بنا کر سب ممبران کو دیا گیا نیز سوشل میڈیا پر بھی اپ لوڈ کیا گیا اس کیلنڈر میں روزانہ سحر و افطار کے اوقات درج کئے گئے تھے۔ رمضان میں روزانہ مسجد بیت الاول میں خاکسار بعد نماز فجر درس قرآن کریم اور بعد نماز عشاء درس حدیث نیز فقہی مسائل کا درس دیتا رہا اسی طرح روزانہ باقاعدگی کیساتھ نماز تراویح بھی ہوتی رہی اس ضمن میں خاکسار کے علاوہ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب اور مکرم حافظ احتشام مومن صاحب کو نماز تراویح پڑہانے کی سعادت ملی۔ تمام جمعے بھی باقاعدگی کیساتھ ہوتے رہے۔ مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب اور مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برازیل کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی بھی سعادت ملی۔ انفرادی و اجتماعی طور پر افراد جماعت کو روزوں کی اہمیت۔ فرضیت کا بتایا جاتا رہا اسی طرح مالی قربانی اور چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔ فطرانہ کی وصولی کی طرف بھی خصوصی توجہ کی گئی چنانچہ سب احباب نے آغاز میں ہی ادا کر دیا۔ دو اخباروں میں رمضان کے بارہ میں خاکسار کے انٹرویوز پر مبنی تفصیلی رپورٹس شائع ہوئیں۔ ایک لوکل ٹیلی ویژن چینل نے مشن ہاؤس آ کر 26 منٹ کا انٹرویو لیکر ٹیلی کاسٹ کیا جو تین دن نشر ہوتا رہا۔ سوشل میڈیا پر رمضان کے تعلق میں روزانہ متعدد ویڈیوز اور پوسٹرز بھی اپلوڈ کی جاتی رہیں۔ آن لائن قرآن کلاس اور عربی کلاس بھی شروع کی گئی جو مکرم حافظ احتشام مومن صاحب لیتے رہے۔

امسال برازیل میں مؤرخہ 13 مئی بروز جمعرات عید الفطر منائی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پہلا موقع ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے برازیل کے تین مختلف شہروں میں عید کی نماز پڑھی گئی۔ پیٹروپولس جہاں برازیل میں جماعت کا مرکز ہے خاکسار نے مسجد بیت الاول میں عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی پورے جذبہ کیساتھ شرکت کی دو زیر تبلیغ افراد بھی شامل ہوئے۔ عید کے خطبہ میں بتایا کہ عید ایسی خوشی کو کہتے ہیں جو بار بار آئے اور آج ہماری خوشی کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے رب کے حضور ماہ رمضان میں کچھ عبادتیں اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی اور آج ہم سب اس لئے اکٹھے ہو کر عید منا رہے ہیں کہ ترقی کا راز اجتماعی خوشی میں ہے۔ دعا کے بعد سب نے ایکدوسرے کو عید مبارک کہی اور عید فنڈ بھی دیا۔ بچوں اور بڑوں میں شیرینی کے پیکٹ تقسیم کئے گئے اور سب کی خدمت میں پرتکلف ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ایک برازیلین نومبائع بہن Priscila نے پہلی بار عید میں شامل ہونے پر اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا:

''مجھے اس پروگرام میں پہلی بار شامل ہو کر بہت خوشی ہو رہی ہے اور مجھے خدا کے زیادہ قریب ہونے اور اسکی تعلیم کو سمجھنے کا موقع ملا ہے جو میرے ایمان کی تقویت کا باعث بنا ہے''

گزشتہ سال ریو دی جانئیرو میں مرکزی مبلغ مکرم حافظ احتشام مومن صاحب کی تقرری کے بعد پہلی دفعہ عید کی نماز ادا کی گئی جس میں 6 افراد نے شرکت کی جن میں سے تین مقامی زیر تبلیغ افراد تھے جبکہ ایک برازیلین دوست نے بعد میں بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل کر کے عید کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔ مکرم حافظ احتشام مومن صاحب مربی سلسلہ ریو دی جانئیرو نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا دعا کے بعد سب نے گرمجوشی کیساتھ ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی اور ریفریشمنٹ کے علاوہ کھانا بھی پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مقامی افراد کیساتھ سوال و جواب کی ایک نشست بھی ہوئی اور مکرم حافظ صاحب نے عمدگی کیساتھ انکے سوالوں کے جواب دئے۔

ساؤپاؤلو (Sao Paulo) برازیل کا سب سے بڑا شہر ہے یہاں پہلی بار عید کی نماز ایک ہوٹل Maraba میں ادا کی گئی۔ مکرم عرفان علی صاحب انچارج جماعت ساؤپاولو نے اپنی رپورٹ میں پہلی بار عید کی ادائیگی پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا یہاں بھی 6 افراد نے شمولیت کی جن میں سے دو زیر تبلیغ افراد بھی شامل ہوئے مکرم مدثر احمد صاحب نے عید کی نماز پڑھائی دعا کے بعد سب نے خوشی کے جذبات کیساتھ ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی اور سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور مقبول رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

طور پر ملکوں کے اندر یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ اخباروں اور ٹی وی چینلز کے ذریعے سے تمام دنیا میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی ہے لیکن مخالفت جماعت کے تعارف کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرح ہمارا پیغام پہنچ رہا ہے۔

ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ:

''کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔ ہماری طرف سے کون سے واعظ مقرر ہیں جو لوگوں کو جا کر اس طرف بلاتے ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے ساتھ لوگ کھچے چلے آتے ہیں''۔ فرمایا ''جہاں تک اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو پہنچانا چاہتا ہے اُس حد تک اس نے کشش رکھ دی ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 318)

پس ایک تو لوگوں کا رُخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دعویٰ اور آپ کی کتب پڑھ کر آپؑ کی طرف ہوا، کچھ آپؑ کے پیغام کو سن کر جو آپ کے واعظین ومبلغین نے پھیلایا اُس کو سُن کر لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی، کچھ لوگوں کو اُن کی تڑپ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے راہِ ہدایت دکھائی اور دکھاتا ہے اور دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ پس ایسے ہی لوگ ہیں جو کسی کوشش کے ذریعے سے نہیں بلکہ کہیں سے پیغام سن لیا یا اللہ تعالیٰ نے جن کی رہنمائی فرمائی۔ یا جو بھی سعید فطرت ہدایت کی دعا کرتے ہیں ان ہی لوگوں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے اور ایک مقناطیسی کشش کی طرح وہ آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ اُس زمانے میں بھی کھچے چلے آ رہے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود اس دنیا میں تھا اور آج بھی کھچے چلے آ رہے ہیں جبکہ آپ کا پیغام دنیا میں کسی بھی شکل میں پہنچتا ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے کہ یہ کشش اللہ تعالیٰ نے آج بھی رکھی ہوئی ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ لوگوں کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ ہم پر باوجود مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس کا اظہار اللہ تعالیٰ فرماتا رہتا ہے۔ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مخالفین کی مخالفتوں اور اللہ تعالیٰ کا کیا منشاء ہے؟ کے بارے میں ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے:

''... اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَ ھَامٰنَ وَ جُنُوۡدَھُمَا کَانُوۡا خٰطِئِیۡنَ...''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خود ہی اس الہام کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ''آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور اُن کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے''۔

(تذکرہ صفحہ 452-451 ایڈیشن چہارم)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجلس میں فرمایا کہ یہ الہام مجھے رات کو ہوا۔ فرمایا کہ:

''فرعون اور اُس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا کار تھے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی، مگر خدا تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 261۔ ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 16/ ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبدالہادی قریشی۔نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن سیرالیون

جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

گزشتہ دنوں جامعۃ المبشرین سیرالیون میں ہونے والے پروگراموں کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے:

مقابلہٴ حفظ قرآن

مؤرخہ 22 ؍ مئی کو بعد نمازِ عصر مقابلہٴ حفظِ قرآن کا انعقاد کیا گیا جس کا نصاب درج ذیل تھا۔

مکرم حافظ اسد اللہ وحید صاحب، مکرم حافظ شیخ ظافر احمد صاحب اور مکرم حامد علی بنگورا صاحب نے منصفی کے فرائض سرانجام دئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق عزیزم سلیمان سو نے اول پوزیشن، عزیزم محمد ییرو کمارا نے دوم پوزیشن جبکہ عزیزم محمود سیڈی بے اور عزیزم محمد کمارا نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

جلسہ یومِ خلافت

مؤرخہ 27 ؍ مئی کو دن گیارہ بجے جلسہ کا باقاعدہ آغاز مکرم عقیل احمد صاحب ریجنل مبلغ بو ریجن کی صدارت میں تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ عزیزم سلیمان سو نے تلاوت و ترجمہ پیش کیا جس کے بعد صدرِ مجلس نے عہدِ خلافت دہرایا۔ عزیزم علی بی کانو اور عزیزم محمد ییرو کمارا نے نظم ''خلافت دل ہمارا ہے''، پیش کی۔ پروگرام کی پہلی تقریر عزیزم اسماعیل سیسے متعلم درجہ سوم نے خلافت کی اہمیت کے بارے میں کی۔ مکرم مولوی مولائی فورنا، استاذ جامعہ نے خلافتِ احمدیہ کی تاریخ مختصراً بیان کی۔ پروگرام کی آخری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اطاعتِ خلافت کے بارے میں کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

مقابلہ حفظِ قصیدہ

مؤرخہ 29 ؍ مئی کو بعد نماز عصر مقابلہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مقابلہ کا نصاب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ تھا۔

مکرم حافظ اسد اللہ وحید صاحب، مکرم حافظ شیخ ظافر احمد صاحب اور مکرم اثمار احمد صاحب نے منصفی کے فرائض سرانجام دئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق عزیزم ابراہیم کروما نے اول پوزیشن حاصل کی۔ عزیزم ابراہیم کاربو نے دوسری پوزیشن جبکہ عزیزم فؤاد کروما سوم پوزیشن کے حقدار قرار پائے۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

آنحضرت ﷺ کو فارسی الہام

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی فارسی زبان میں بھی کلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ایک دفعہ یہ فقرہ الہام ہوا تھا:

''ایں مشت خاک راگر نہ بخشم چہ کنم''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 216)

یعنی اس مٹھی بھر خاک کو اگر میں نہ بخشوں تو کیا کروں۔

طلوع وغروب آفتاب

30جون2021ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:14	19:07
مدینہ منورہ		04:05	19:14
قادیان		03:47	19:38
ربوہ		03:27	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:22	21:22